Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۲ شوال ۱۳۹۴ھ ۱۹ اخاء ۱۳۵۳ہش ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۳۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

ربوہ ۱۹ اخاء ــــــ کل یکم شوال ۱۳۹۴ ہجری قمری مطابق ۱۸ اخاء ۱۳۵۳ ہجری شمسی (۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء) عید الفطر کے روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے اسلام کی اس فضیلت کا ذکر کرکے کہ وہ ایک وحشی کو انسان بنانے، انسان سے با اخلاق انسان بنانے اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنانے کی طاقت رکھتا ہے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ حقیقی معلم بن کر اپنے عملی نمونہ سے نوعِ انسان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہنچانے والے بنیں۔

حضور نے فرمایا قرآن عظیم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر جو ہدایت اور شریعت نازل کی وہ ایک عظیم شریعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی شریعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور عظیم روحانی تاثیریں ایک وحشی کو انسان، انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان کو باخدا انسان بنانے کی طاقت رکھتی ہیں۔ چنانچہ عرب میں چودہ سو سال پیشتر جو بڑا ہی عجیب اور حسین ماجرا گزرا کہ وہاں وحشیوں کی زندگی گزارنے والے لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے والے، ایک دوسرے کے خلاف انتہائی ظلم روا رکھنے والے، دوسروں کو غلام بنانے اور غلاموں کی تجارت کرنے والے اور دن اور رات عیاشیوں میں غرق رہنے والے وحشیوں سے انسان، انسانوں سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں سے باخدا انسان بن کر دُنیا کے ہادی اور راہنما تسلیم کئے گئے یہ اسلام کی بے مثال و لازوال شریعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر قوتِ قدسیہ اور عظیم روحانی تاثیرات اور فیوض و برکات ہی کا کرشمہ تھا۔

حضور نے اسلامی تعلیم کے بعض امتیازی پہلوؤں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کی زندہ جاوید تاثیرات کو بعض مثالوں سے واضح کرنے کے بعد بتایا کہ قرآن عظیم کی تاثیریں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فیض رسانی کسی ایک زمانہ تک محدود نہ تھی بلکہ وہ آج بھی جاری ہے۔ قرآن عظیم

(باقی صفحہ ۶ پر)

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب اسلامی طریق کے مطابق سادہ اور پُروقار طریق پر منائی گئی

نمازِ عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ہمیں ایک حقیقی اور کامل عید کی بشارت دی گئی ہے اور وہ یہ کہ تمام بنی نوع انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہوں گے

ہمیں کوشش اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہماری زندگیوں میں یہ حقیقی اور کامل عید دکھنی نصیب کرے

ربوہ ــــــ یکم شوال ۱۳۹۴ھ (مطابق ۱۸ اخاء ۱۳۵۳ہش و ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۴ء) بروز جمعۃ المبارک ربوہ میں عید الفطر کی مقدس و مبارک تقریب اسلامی طریق کے مطابق نہایت سادہ اور پُروقار طریق پر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ منائی گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں نماز عید پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے اس امر کا ذکر کرکے کہ حقیقی اور کامل عید وہ ہوگی جس روز خدائی بشارت کے بموجب تمام بنی نوع انسان نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجمع ہوں گے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں مقدور بھر کوشش بروئے کار لانی اور یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدا تعالیٰ اپنی اس بشارت کو جلد پورا فرمائے اور ہمیں ہماری زندگیوں میں یہ حقیقی اور کامل عید دیکھنی نصیب کرے۔

نماز عید میں اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ مقامی مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ بعض بیرونی مقامات سے بھی احباب اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے موٹر کاروں اور سپیشل بس کے ذریعہ ربوہ آئے ہوئے تھے اور مسجد اپنی غیر معمولی وسعت کے باوجود نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔

نو بجے صبح حضور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز عید پڑھائی بعد ازاں حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطبہ کے آغاز میں فرمایا آج عید ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ عید مبارک کرے۔ آج وہ عید ہے جو رمضان اور اس کی مخصوص عبادات کے بعد آئی ہے اللہ تعالیٰ ہماری ان عبادات کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے حقیقی عید کے سامان کرے۔ آج وہ عید ہے جو دعاؤں کی قبولیت کے مخصوص زمانہ کے بعد آئی ہے اللہ تعالیٰ ہماری ان دعاؤں کو جو ہم نے اس عرصہ میں مانگیں قبول فرما کر ہمارے لئے حقیقی خوشیوں کے سامان بہم پہنچائے۔ آج وہ عید ہے جو اُن دعاؤں کے بعد آئی ہے جو ہم نے اپنے ملک پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے مانگیں اللہ تعالیٰ ہماری اِن دعاؤں کو بھی قبول فرمائے اور ہمارے ملک اور اہل ملک کے لئے جن میں ہم بھی شامل ہیں حقیقی خوشیاں مقدر کرے۔ آج وہ عید ہے جس کا دُنیا کی نجات اور خوشحالی سے بھی تعلق ہے کیونکہ مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں دُنیا بھر میں اسلام کو غالب کرکے اسے نجات اور حقیقی خوشحالی سے ہمکنار کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے، اِس غرض کی تکمیل کے لئے بھی ہم رمضان میں دعائیں کرتے ہیں اس لئے آج عید کے روز ہماری یہ دعا بھی ہے کہ وہ دن جلد آئے جب ساری دُنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر حقیقی خوشی اور خوشحالی کی وارث بنے۔

بعدہٗ حضور نے انفرادی اور اجتماعی نیز دنیوی اور روحانی عید کا باہمی فرق واضح فرمانے کے بعد بتایا ایک احمدی کی عید ہوتی ہی روحانی عید ہے۔ ایک احمدی چونکہ نوعِ انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اس کی عید یہی ہوتی ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہونے سے نوعِ انسان کے لئے

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۷ ماہ اخاء ۱۳۵۲ھ

اہل اللہ کی عید اور اس کے بابرکت ایام

انسان جب محبتِ الٰہی کے زیر اثر ہر طرف سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ ہی کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے اپنے پیار کے جلووں سے نوازتا ہے۔ ان جلووں سے محبتِ الٰہیہ ذاتیہ اور زیادہ جوش مارتی ہے اور وہ اس محبت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔

جہاں خدا تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو اپنے پیار کے جلووں سے نوازتا ہے وہاں وہ وقفہ وقفہ سے اپنے ایسے بندوں کو ابتلاؤں میں سے گزار کر ان کے جذبۂ محبت کی آزمائش ضرور کرتا ہے۔ غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ دنیا پر اس حقیقت کو آشکار کرے کہ جو اس کے ہیں وہ اس سے کسی حال میں بھی جدا نہیں ہو سکتے نہ لوگوں کے سبّ و شتم سے نہ ان کی طرف سے پہنچائی جانے والی اذیتوں اور انسانیت سوز مظالم سے۔ ابتلاؤں کے اس زمانہ میں جہاں ایک طرف وہ ناقابلِ بیان مصائب سہہ رہے ہوتے ہیں وہاں دوسری طرف وہ ان مصائب کے دوران بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلووں سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں رؤیاء صادقہ اور الہاموں کے ذریعہ مسلسل یہ تسلیاں دے رہا ہوتا ہے کہ میرے بندو! نہ گھبراؤ میں تمہارے ساتھ ہوں تم صبر اور استقامت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھاتے چلے جاؤ میں تمہاری حفاظت کرتا چلا جاؤں گا۔ اگر دنیا والے تمہیں آگ میں بھی جھونک دیں گے تو میں تمہیں اس میں سے بھی زندہ سلامت نکال لوں گا، اگر وہ تمہارے اموال کو برباد کر دیں گے تو میں تمہیں پہلے سے بڑھ کر اموال عطاء کر کے تمہیں مالا مال کر دونگا، اگر وہ تمہیں بے عزت کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے تو میں اپنی جناب سے ایک لازوال عزت تمہیں عطاء کروں گا، اگر وہ تمہاری جان کے درپے ہوں گے تو میں تمہیں ان کے حملوں سے بچاؤں گا، اور اگر تمہیں میری مشیت کے ماتحت جان دینی بھی پڑے تو تم میری طرف سے حیاتِ ابدی کے وارث کئے جاؤ گے جس پر کبھی موت نہ آئے گی۔

اسی لئے خدا تعالیٰ کے حقیقی بندے ان مصائب میں بھی شاداں و فرحاں نظر آتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ایام بلا جن میں دنیا دار واویلا کرتے نہیں تھکتے ان کے نزدیک عید کے دن ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ ان ایام میں بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور پیہم اس کی پیار بھری آواز سن رہے ہوتے ہیں، وہ کیوں نہ خوش ہوں اور کیوں نہ خوشی منائیں جبکہ مصیبتوں اور مشکلات کی صبر آزما گھڑیوں میں بھی خدا تعالیٰ انہیں بشارتوں سے نواز رہا ہوتا ہے اور قدم قدم پر انہیں اپنی معیت اور تائید و نصرت کے روشن اور درخشندہ نشان دکھا رہا ہوتا ہے۔ تاریکی کے فرزندوں اور دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے کوتاہ بینوں کی نگاہ میں وہ مصائب و آفات اور تکالیفِ مالا یطاق کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ خود سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ گویا وہ نقد بہشت میں ہیں۔ کیونکہ ان کا بہشت ان کا خدا ہوتا ہے اور ان کی اعلیٰ لذات ان کے خدا میں ہوتی ہیں۔ دکھوں اور مصائب کی طرف ان کی نگاہ نہیں ہوتی۔ ان کی نگاہ رضائے الٰہی پر ہوتی ہے اور اگر یہ دکھ اور مصائب سہنے اور اپنا سب کچھ ضائع اور برباد کر دینے سے میسر آتی ہو تو وہ ہنسی خوشی دکھ سہتے اور اپنا سب کچھ برباد ہونے دیتے ہیں۔ ایک دکھ کے بعد دوسرا دکھ برداشت کرتے چلے جاتے ہیں اور سی نہیں کرتے۔ اپنے مال و اسباب اور جائدادوں کو نذرِ آتش ہوتا دیکھتے ہیں اور آہ نہیں بھرتے۔ ان کو ایک ہی دھن ہوتی ہے اور ایک ہی لگن کہ ان کا خدا ان سے راضی ہو جائے اور وہ وصالِ ذات ذوالجلال شیریں جام پی کر عرفانِ الٰہی کے اس نقطۂ انتہائی تک پہنچ جائیں کہ جہاں انہیں حیاتِ ابدی اور راحتِ دائمی نصیب ہو اور وہ جوارِ رحمتِ ایزدی میں جگہ لے کر مست و سرشار رہیں۔

انتہائی صبر آزما اور جانگداز دکھوں اور مصائب کے دوران خدائی وعدوں اور بشارتوں پر کامل بھروسے اور مستقبل قریب میں ان کے ظہور پر کامل ایمان اور کامل تسلی و اطمینان کا سب سے ارفع و اعلیٰ اور سب سے بلند و بالا نمونہ اسی کامل وجود باجود نے دنیا میں دکھایا جسے خود خدا نے دنیا میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا تھا کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ چنانچہ سفر ہجرت کے دوران جبکہ کفار مکہ کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے یا زندہ گرفتار کر کے مکہ واپس لانے کے لئے سو اونٹوں کے انعام کا اعلان ہو چکا تھا، کفار مکہ کی ٹولیاں اطراف مکہ میں دور دور تک آپؐ کی تلاش میں نکلی ہوئی تھیں اور انہوں نے زمین کا چپہ چپہ چھان مارا تھا۔ آپؐ ان انتہائی پُر خطر حالات میں بھی بڑے ہی سکون اور اطمینان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں سفر فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ جب آپؐ اپنے ساتھی کے ہمراہ غار ثور میں پناہ گزین تھے اور جان کے دشمن غار کے منہ پر آ پہنچے تھے اور صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ چند لمحوں کے اندر اندر غار کے اندر آ کر دونوں کا کام تمام کر سکتے ہیں اس وقت موت کو اتنا قریب دیکھ کر بھی آپؐ کے سکون و اطمینان اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں پر زندہ اور حقیقی ایمان میں ذرہ برابر بھی تو فرق نہیں آیا اور آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے ان الفاظ میں تسلی دی لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی گھبراہٹ یا پریشانی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ہمارا خدا جس کی خوشنودی اور رضاء کی خاطر ہم خطرات پر خطرات مول لیتے چلے آ رہے ہیں ہمارے ساتھ ہے اور جب اس قادر و عزیز کی معیت ہمیں حاصل ہے تو پھر ہم کسی بھی دکھ تکلیف یا جان کو درپیش خطرہ پر کیوں ہراساں یا پریشان ہوں۔

پھر اسی سفر کے دوران جب ایک سو اونٹ انعام حاصل کرنے کے لالچ میں سراقہ بن جعشم آپؐ کا تعاقب کرتا ہوا آپؐ کے قریب آ پہنچا اور اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گرا اور پھر سوار ہو کر اس نے آپؐ پر حملہ آور ہونا چاہا تو اس کا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا اور وہ آپؐ کی صداقت کا قائل ہو کر آپؐ پر ایمان لے آیا تو اس کس مپرسی کی حالت میں جبکہ آپؐ کو سر چھپانے کو جگہ نہ تھی اور جان کے لالے پڑے ہوئے تھے اور بڑے بڑے درندہ صفت انسان انعام کے لالچ میں آپؐ کا تعاقب کر رہے تھے اس وقت سراقہ نے آپؐ کے چہرہ پر کمال درجہ طمانیت دیکھ کر اپنی فراست سے اندازہ لگا لیا تھا کہ ایک دن اسلام عرب پر غالب آجائے گا۔ اس لئے اس نے آپؐ سے امن کی تحریر عطاء ہونے کی درخواست کی۔ آپؐ نے بے سرو سامانی اور دنیوی نقطۂ نگاہ سے شامل حال پریشانی کی پرواہ کئے بغیر اسے امن کی تحریر عطاء کئے جانے کی ہدایت فرمائی بلکہ اسے یہ بشارت بھی دی کہ ایک وقت آئیگا کہ کسریٰ شاہ ایران کے کنگن اس کے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مصائب و مشکلات اور بے سرو سامانی اور پریشانی کے عالم میں بھی فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمکتی ہوئی نظر آ رہی تھیں اور آپؐ ہر چہار طرف پھیلی ہوئی تاریکی میں بھی اس سرزمین کو اپنے رب کے نور سے چمکتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ آپؐ کی نگاہ مشکلات و مصائب اور ظاہری خطرات پر نہیں تھی بلکہ آپؐ تو ہر طرف اپنے خدائے منان کے پیار کے وجد آفریں جلووں سے لطف اندوز ہو رہے تھے اسی لئے آپؐ نے بے سرو سامانی کے باوجود امن کی تحریر بھی بلا تامل عطا فرما دی اور جو کشفی نظارہ آپؐ کو اس وقت دکھایا گیا اس کی بناء پر آپؐ نے سراقہ کو کسریٰ شاہ ایران کے کنگن پہنائے جانے کی بشارت بھی سنا دی۔

الغرض اہل اللہ کے لئے آزمائش و ابتلاء اور مصائب و آفات کے ایام عید کے بابرکت ایام سے کسی طرح کم نہیں ہوتے۔ وہ اہلِ دنیا کی نگاہ میں دکھ اور تکلیف میں ہوتے ہیں لیکن خود وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلووں سے خوشی اور مسرت سے جھوم رہے ہوتے ہیں پر آہ تاریکی کے فرزند ان کی اس حالت سے بے خبر ہوتے ہیں۔

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے جو دن مقرر تھے ان میں آئندہ کے لئے تبدیلی کر دی گئی ہے۔ آئندہ ہفتہ، اتوار اور پیر کے دن ملاقات ہوا کرے گی۔ بقیہ ایام میں ملاقات نہیں ہو گی۔ احباب مطلع رہیں اور ملاقات کے دنوں میں جو تبدیلی کی گئی ہے اسے نوٹ فرمالیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر و تحمل کا بے نظیر نمونہ جو اسلام کے دورِ اوّل میں پیش کیا گیا

(مکرم مولوی نور الحق صاحب انور۔ حدیقۃ المبشرین ربوہ)

۲

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے جو یہ فرمایا ہے

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ۔

(الاحقاف:۳۶)

یعنی (اے نبی) تو بھی اسیطرح صبر کر جس طرح اولوالعزم رسول (تجھ سے پہلے) صبر کرتے ہیں اور ان منکروں کے لئے یہ دعا نہ کر کہ ان پہ جلدی عذاب آجائے۔ جس دن وہ اپنے موعود عذاب کو دیکھیں گے ان کی حالت ایسی ہو گی کہ گویا وہ اس دنیا میں بہت تھوڑا سا وقت رہے ہیں۔ یہ بات (ان منکروں کے لئے) محض ایک نصیحت کے طور پہ کہی گئی ہے اور بد عہد قوم کے سوا کسی کو ہلاک نہیں کیا جائے گا۔"

اس میں ایک طرف یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ نبیوں کے منکروں اور ظلم و ستم کی راہ اختیار کرنے والوں کو خدا کی طرف سے مہلت دی جاتی ہے اس لئے مومنوں کو دامن صبر ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے دوسری طرف

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

یعنی تو بھی پہلے اولوالعزم رسولوں کی طرح صبر کر کے مختصر الفاظ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور انبیائے ماقبل کی گویا ساری تاریخ صبر و استقامت دہرا دی گئی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ساری زندگی قوم کے ہاتھوں سخت نالاں و گریاں گزری۔ حتیٰ کہ مخالفوں نے آپ کو تختہ دار پر لٹکا کر اپنی طرف سے ختم کر دیا۔ اس نازک لمحہ پر جبکہ آپ طعن و تشنیع کا ہدف بنے صلیب کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ انجیل میں مرقوم آپ کے منہ سے نکلنے والے

ایلی ایلی لما سبقتانی
یعنی اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"

کے الفاظ اس ذہنی و قلبی اذیت کا اظہار کرتے ہیں جس میں اس وقت خدا کا یہ حلیم نبی مبتلا تھا۔ پھر ان صدموں سے نڈھال اور صلیبی زخموں سے چور دل گرفتہ آپ کو وطن عزیز سے ہجرت کر کے دور دراز کے ایک دوسرے ملک میں پناہ لینی پڑی۔ دل شکستہ و پیادہ پا یہ طول طویل سفر آپ کو جن حالات میں کرنا پڑا اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ پھر سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے ابتدائی مسیحیوں کو جس دور ابتلاء و مصائب میں سے گزرنا پڑا ان سینکڑوں سالوں کی داستان بڑی طویل و دراز اور دردناک ہے۔ قرآن کریم کے بیان کے مطابق تین سو نو سال کا لمبا عرصہ ان کا انہی تکالیف شاقہ میں گزرا۔ جس کا اکثر حصہ انہوں نے زمین دوز پناہ گاہوں اور زیر زمین غاروں میں گذارا۔ یوں تو اس قوم کی ساری داستان مظلومی ہی خون شہادت سے لکھی ہوئی ہے مگر ان کے اس خونچکاں واقعہ کو یاد کر کے اب بھی دل خون کے آنسو روتا ہے، جس کا ذکر قرآن کریم نے بھی فرمایا ہے جبکہ ہزاروں مسیحیوں کو آتشیں خندقوں میں زندہ جلا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جو یہ فرماتا ہے۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ (البروج)

یعنی میں شہادت کے طور پر برجوں والے آسمان کو پیش کرتا ہوں اور اس دن کو بھی جس کا وعدہ ہے اور گواہ کو بھی، اور اس کو بھی جس کی پیشگوئی پہلی کتب میں موجود ہے خندقوں والے ہلاک کئے گئے یعنی آگ بھڑکانے والے جس میں خوب ایندھن جھونکا گیا تھا جب وہ (ظالم) اس آگ پر بیٹھے ہوئے تھے مومنوں سے جو کچھ (ظالمانہ سلوک) کر رہے تھے اس کا مشاہدہ و تماشا کر رہے تھے"۔

اس کے متعلق مفسرین نے لکھا ہے کہ اس میں اس تاریخی واقعہ کا بیان ہے جب کہ ذونواس حمیری بادشاہ نے جو یہودی ہو گیا تھا۔ بیس ہزار موحد عیسائیوں کو محض ایمان کے جرم میں خندقیں کھود کر ان میں زندہ جلا دیا۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ بھی سورۃ بروج کی ان آیات میں اس واقعہ کے ذکر کو درست تسلیم فرماتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی حضور یہ بھی فرماتے ہیں:

"میرا یہ یقین ہے کہ جب اس سورت کو والسماء ذات البروج والیوم الموعود وشاھد ومشھود کے الفاظ سے شروع کیا گیا ہے تو شہادت کسی ایسے واقعہ کے متعلق ہی ہوتی ہے جو آئندہ زمانہ میں ہونے والا ہو۔ قرآن کریم میں تم کہیں نہیں دیکھو گے کہ خدا نے کہا ہو کہ میں سورج اور چاند کو اس بات کی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ میں نے آدم کو بھیجا تھا یا نوحؑ کو بھیجا تھا یا ابراہیم اور موسیٰؑ کو مبعوث کیا تھا۔ شہادت ایسے ہی امور کے متعلق پیش کی جاتی ہے جو غیبی ہوں یا آئندہ زمانہ میں رونما ہونے والے ہوں ایک تاریخی واقعہ جو گزر چکا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قسم کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہو سکتی تھی۔ میں اس بات کا منکر نہیں کہ گزشتہ زمانہ میں بھی کوئی ایسا واقعہ ہوا ہو۔ میں صرف یہ کہتا ہوں کہ اگر گزشتہ زمانہ میں کوئی ایسا واقعہ ہوا ہے تو یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ایسا ہی واقعہ پھر کوئی ہونے والا ہے۔ پس میرے نزدیک

قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود اذ ھم علیھا قعود

کے ذریعہ ایک دوسری پیشگوئی شروع کی گئی ہے پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود ظاہر ہو گا اور اسلام کو غالب کرے گا چنانچہ اس کی دلیل یہ دی گئی تھی کہ ماضی شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ احیاء اسلام کے لئے ہمیشہ مجددین مبعوث کرتا رہا ہے پس ضروری ہے کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے بالخصوص اس لئے کہ ہم موعود کی بعثت کی خبر دے چکے ہیں۔ اب یہ بتاتا ہے کہ یوم موعود آسانی سے نہیں آئے گا بلکہ اس کے لئے مومنوں کو بڑی بھاری قربانیاں کرنی پڑیں گی، چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یوم موعود کے متعلق بار بار وعدہ دیا تھا اس لئے ممکن تھا جماعت احمدیہ خیال کر لیتی کہ یہ یوم موعود خود بخود آجائے گا ہمیں اس کے لئے کسی خاص جدوجہد سے کام نہیں لینا پڑے گا سو اللہ تعالیٰ نے قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود کے ذریعہ اس خیال کا ازالہ کر دیا اور بتایا کہ یہ یوم موعود آئے گا تو سہی مگر تمہیں اپنی جانوں کو اس راہ میں قربان کرنا پڑے گا اور مخالفین کے جور و ستم اور ان کے [illegible] ظلم کا [illegible] تختہ مشق بننا پڑے گا جماعت مسیح موعود [illegible] کو بار ہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام اور احمدیت کی [illegible] ہم سے موت کا مطالبہ کرتی ہے [illegible] کہ پھر ان قربانیوں کے جواب میں [illegible] جو سابق انبیاء کی امتیں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور احمدیت کی ترقی ہماری قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے اور یہی وہ موت ہے جس میں حقیقی زندگی پائی جاتی ہے چنانچہ آپ اسلام کی ترقی کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام)

آپ نے لوگوں کی ایسی غلط فہمی کا بھی ازالہ کیا کہ اسلام اور احمدیت کو آپ ہی آپ ترقی حاصل ہو جائے گی۔ اس کے لئے کسی قربانی یا جدوجہد کی ضرورت پیش نہ آئے گی چنانچہ آپ نے فرمایا :-

"یاد رکھو! ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہیں جس سے کوئی شخص یک دفعہ ابدال میں داخل ہو جائے سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا یہ قاعدہ کی بات ہے کہ دکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کاٹا جائے گا۔"

"یاد رکھو! جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہیں کرو گے کچھ نہیں بنے گا۔ بہت آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ یہاں سے تو بیعت کر جاتے ہیں مگر گھر جا کر جب ذرا سی بھی تکلیف آئی یا کسی نے دھمکایا یا حقہ پانی بند کرنا چاہا تو جھٹ مرتد ہو گئے۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہیں صحابہ کو دیکھو کہ انہوں نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دئے تھے اور جان و مال سب خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کسی دشمن کی دشمنی کا انہیں ڈر تک بھی نہ تھی۔ وہ تو خدا کی راہ میں ہر طرح کی تکلیف اٹھانے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہوں نے اپنے دلوں میں فیصلہ کیا ہوا تھا ایمان وہ ہے کہ سارا جہان مخالف ہو جائے ہر طرف سے سانپ اور بچھو کاٹیں۔ ہر گوشہ سے بجلی گرے ہر جگہ سے دکھ ہو مگر ایمان متزلزل نہ ہو۔"

(بدر)

یہ وہ قربانی کی روح ہے جو جماعت احمدیہ میں پیدا ہونی چاہیئے اور یہی وہ روح ہے جس کے قیام کے ساتھ قوموں کی زندگی وابستہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ (بروج) میں ایک طرف تو منکرین کو توجہ دلائی ہے کہ تم بارہ صدیوں تک خدا تعالیٰ کے مجدد دین کو مانتے چلے آئے تھے اب تیرھویں مقام پر آکر تمہیں کیا ہو گیا کہ جب وہ موعود ظاہر ہوا جس کی خبر ہم دیتے چلے آئے تھے تو تم نے اس کا انکار کر دیا اور دوسری طرف مومنوں سے کہا ہے کہ یاد رکھو تمہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں جلنا پڑے گا۔ تب اسلام کی شان و شوکت کا دن طلوع کرے گا۔ پس ان آیات میں اس مخالفت کی شدت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو احمدیت کی آئندہ زمانہ میں ہونے والی ہے۔

اِذْ ھُمْ عَلَیْھَا قُعُوْدٌ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومنوں کو عذاب دیا جاتا ہے کہ دشمن مزہ اٹھائیں گے تعذیبیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک تعذیب وہ ہوتی ہے جسکے بعد دلوں میں رحم کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں چنانچہ مجرموں کو پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے تو جج مجسٹریٹ اور سپاہی وغیرہ افسوس بھی کرتے جاتے ہیں مگر ایک تعذیب وہ ہوتی ہے جس کے بعد عذاب دینے والا خوشی محسوس کرتا ہے کہ میں نے جو کچھ کیا بہت اچھا کیا۔ فرماتا ہے یہ معذب تو ہوں گے مگر ساتھ ہی خوش۔ دل کہیں گے ہم نے بہت اچھا کام کیا ہے گویا جلوس نکلیں گے اور اس فعل پر بڑی خوشی منائی جائے گی جیسے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید پر پتھراؤ کیا گیا مگر کسی کو رحم نہ آیا۔ بادشاہ اور اس کے درباری سب اکٹھے تھے اور کہتے تھے کہ اسے خوب پیٹا۔ گویا عذاب دینے کے بعد وہ اس طرح خوش اکٹھے ہوئے۔ جیسے کوئی میلہ ہو رہا ہے

وَھُمْ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ
بِالْمُؤْمِنِیْنَ شُھُوْدٌ

شہود شاہد کی جمع ہے اور شَہِدَ کے معنے ہوتے ہیں حَضَرَ۔ وہاں حاضر ہوا۔ دوسرے معنے ہوتے ہیں اَطَّلَعَ عَلَیْہِ کسی امر سے واقف اور آگاہ ہوا۔ یہاں شہود کے معنے واقفوں کے بھی ہیں اور حاضر ہونے والوں کے بھی اور مطلب یہ ہے کہ وہ جانتے ہوتے کہ مومن بیگناہ ہیں۔ انہیں عذاب اور دکھ دیں گے اسی طرح یہ معنی بھی ہیں کہ وہ عذاب دینے کے وقت خود بھی سامنے کھڑے ہوں گے اور ان کے عذاب کا تماشہ دیکھیں گے اور ان پر انہیں رحم نہ آئے گا۔

اِذْ ھُمْ عَلَیْھَا قُعُوْدٌ سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں اول یہ کہ وہ میلہ لگاتے تھے لوگوں کا اجتماع کریں گے اور سب کی موجودگی میں ان کو عذاب دیں گے دوسرے یہ کہ یہ تعذیب متواتر چلے گی کیونکہ کسی چیز پر بیٹھ جانا یہ ایک محاورہ ہے جس کے معنے اس کام کو متواتر کرتے چلے جانے کے ہوتے ہیں۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم تو دھرنا مار کر بیٹھ رہے ہو۔ مطلب یہ کہ پیچھا نہیں چھوڑتے اسی طرح فرماتا ہے جہاں ان کی مخالفتیں دیدہ و دانستہ ہوں گی اور یہ سمجھتے ہوتے ہوں گی کہ وہ جھوٹ اور فریب سے کام لے رہے ہیں وہاں ان مخالفتوں کا ایک لمبا سلسلہ ہو گا اور متواتر ان کی طرف سے دکھ دینے والے واقعات کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

(تفسیر کبیر)

ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا تعالیٰ کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"

(رسالہ الوصیت ص۹)

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کا امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ ... اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں سو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو ...... جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا ہے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۸۱۳:۔ میں ڈاکٹر لعل دین ولد محمد دیوان خانصاحب قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر ۸۲ سال بیعت ۱۹۱۰ء ساکن ڈھیئی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) اراضی زرعی تعدادی ۲۶ کنال ۴ مرلہ واقع موضع ڈھیئی ضلع سیالکوٹ قیمت تقریباً ۳۹۰۰۰/- روپے۔

(۲) ایک عدد مکان واقع ڈھیئی مالیتی تقریباً ۱۵۰۰۰/- روپے۔

(۳) زرعی اراضی جو کہ رہن لی ہے۔ ۱۷ کنال ۱۷ مرلہ تقریباً ۶۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۸/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ڈاکٹر لعل دین ولد محمد دیوان خاں بمقام ڈھیئی ۲/۵ کوٹلی لوہاراں مشرقی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ نصیر الدین ولد لعل دین صاحب ڈھیئی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ مظفر احمد ولد لعل دین صاحب ڈھیئی ضلع سیالکوٹ ⁂

مسل نمبر ۲۱۸۱۴:۔ میں امۃ النصیر ملک زوجہ میجر ملک مبشر احمد مجوکہ صاحب قوم مجوکہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند ۱۵۰۰۰/- روپے۔

(۲) زیور طلائی تقریباً ۲۵ تولہ ۴۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراتی رہونگی۔ میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۷۲ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ امۃ النصیر ملک زوجہ میجر ملک مبشر احمد مجوکہ

گواہ شد۔ میجر ملک مبشر احمد مجوکہ خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ محمد علی جان سیکرٹری مال جماعت کوئٹہ ⁂

مسل نمبر ۲۱۸۱۵:۔ مولوی رحمت اللہ ولد اللہ بخش صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن ملک پور کھالے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) نقد ۵۰۰/- روپے

(۲) دو ۲ داس بھینس قیمت ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اسوقت مجھے مبلغ چالیس روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ رحمت اللہ ساکن ملک پور کھالے براستہ سیّد والا ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ محمد عبداللہ ولد غلام محمد سکنہ راشٹر پور کھالے۔

گواہ شد۔ محمد نعیم ولد رحمت اللہ ملک پور کھالے ضلع شیخوپورہ

(باقی)

قائدین خدام الاحمدیہ اپنا چندہ ۳۱ اکتوبر تک سو فیصد ادا کردیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ٹریکٹر برائے فروخت

ضرورت منشی، مالی، ڈرائیور اور بیلدار

(۱) میسی فرگوسن ٹریکٹر ۳۵×۴۴ – ½ ہارس پاور بمعہ کلٹیویٹر اور ہلنگ شدہ، سیلف سٹارٹ۔ مالی جو سبزی، باغ کا کام کر سکے۔ منشی جو زمینداری کرا سکے۔ تجربہ کار ٹریکٹر ڈرائیور۔ صحت مند بیلدار،

خواہش مند خود ملیں۔

خاکسار

فرزند علی دار الرحمت غربی ربوہ

پُرانی اور "لا علاج"؟ امراض کی کیورز (CURES) کے نتائج

مکرم جناب خانقداد نمائندہ پی۔ آئی۔ ایم۔ این لمیٹڈ کمپنی نوکنڈی ضلع چاغی بلوچستان سے لکھتے ہیں:

"مجھے خونی بواسیر کی بیماری تھی، میں نے کوئٹہ سے پائلز کیور (PILES CURE) کا (کورس) خریدا۔ لہٰذا خُدا کے فضل سے مجھے فائدہ ہوا۔" بیماری کا نام لکھ کر متعلقہ کیور دلٹریچر مفت طلب کریں مثلاً دمہ کیلئے استھما کیور وغیرہ۔

فی کیور مکمل کورس ۱۰/- روپے۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

ربوہ میں عمدہ ملازمت

ربوہ میں پونے چار سو روپیہ ماہوار کی ایک آسامی خالی ہے

اُمیدوار کم از کم بی۔ ایس۔ سی ہو۔ ایم۔ ایس۔ سی فزکس کو ترجیح دی جائیگی

کم از کم دو ۲ سال ربوہ میں کام کرنا ہوگا۔ فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔

معرفت "الفضل"

شہزین ⁂ شہزین ⁂ شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوائی

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ــــ ٹنڈو محمد خاں ــــ گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۸۔ دوائی منگوانے اور معائنہ کرانے کا انتظام گولبازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے ⁂

درخواست ہائے دُعا

٭ خاکسار آجکل مالی پریشانی کی وجہ سے سخت پریشان ہے۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پریشانی دُور فرمائے

(ہومیو ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید جماعت احمدیہ رائے پور ضلع سیالکوٹ)

٭ خاکسار کے والد عرصہ ۱½ سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے مرض ٹی بی بتایا ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمادیں۔

(مقصود احمد ممبر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ)

٭ میرے بڑے بھائی محترم محمد صدیق صاحب تقریباً تین ماہ سے شدید طور پر بیمار چلے آرہے ہیں جس کی وجہ سے بالکل معذور ہیں اور نہ ہی خود کچھ کھا پی سکتے ہیں۔ ملٹری کے ایک ماہر ڈاکٹر سے علاج کرایا جارہا ہے احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(انیس احمد خاں B-۷۵۰ ریلوے کالونی جی۔ٹی روڈ لاہور)

٭ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دُور فرمائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

(چوہدری مقصود احمد ورک قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

آج کی بعض خبروں کا خلاصہ

• چوبیس گھنٹوں کے دوران نو افراد ہلاک

پشاور ۱۷ اکتوبر۔ پشاور اور مردان میں گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران مختلف جھگڑوں اور بدچلنی کے واقعات میں آٹھ افراد ہلاک ہوئے جبکہ ٹریفک کے حادثوں میں ایک بچی ہلاک اور دس افراد زخمی ہوئے جن میں سے چار کی حالت نازک ہے۔ (روزنامہ "امروز" لاہور ۱۸ اکتوبر ۷۴ء صـ۲)

• چالیس ہزار روپے ہتھیانے کی کوشش

کوٹ رادھا کشن ۱۷ اکتوبر۔ منڈی وان رادھا رام کی نواحی بستی عمر آباد میں ایک شخص محمد حنیف نے اپنے بہنوئی الطاف احمد نمبردار، اپنی بہن سردار بی بی اور گاؤں کے پیش امام کو سحری کے وقت سالن میں دھتورہ کھلا کر بے ہوش کر دیا اور گھر سے آبیانہ کی چالیس ہزار روپے کی رقم لے بھاگنے کی کوشش کی۔ نمبردار مذکور کے ملازم نے جو اچانک ہاں آ گیا تھا اسے فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ ملزم عمر آباد سے فرار ہو کر پتوکی کے چکلہ میں ایک طوائف کے ہاں چلا گیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے طوائف کے مکان پر چھاپہ مارا تو ملزم طوائف کے ساتھ دادِ عیش دیتا ہوا پکڑا گیا۔ بروقت طبی امداد ملنے سے بے ہوش افراد کی جانیں بچ گئیں۔

(امروز ۱۸ اکتوبر ۷۴ء صـ۲)

• کروڑوں روپے خرد برد

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کو گزشتہ سال ۳۵ کروڑ روپے فراہم کئے گئے تھے جس میں سے کارپوریشن نے تیس کروڑ روپے کی مالیت کا تین لاکھ ٹن بیج اور کھاد کاشت کاروں میں بطور قرض تقسیم کیا جس کی وصولی آسان اقساط میں کی جانی تھی۔ قرضوں کی وصولی کرنے والے اسٹاف نے حکومت کو رپورٹ پیش کی ہے کہ متعدد کاشت کاروں کا کہنا ہے کہ گزشتہ سال کھاد اور بیج تقسیم کرنے والوں نے ان سے قیمت نقد وصول کر لی تھی۔ اس سٹاف کا کہنا ہے کہ ان کے علم میں جو اعداد و شمار آئے ہیں وہ اصل قیمت کا ۴۰ سے ۶۰ فیصد تک رقم بنتی ہے جو کاشت کاروں سے وصول کر لی گئی لیکن خزانے میں آج تک جمع نہیں ہوئی۔ حکومت نے تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۱۷ اکتوبر ۷۴ء صـ۱)

• اڑھائی سو افراد کی ہلاکت

ڈھاکہ ۱۷ اکتوبر۔ بنگلہ دیش میں کل ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک موٹر لانچ ڈوب گئی جس سے اڑھائی سو افراد لاپتہ ہو گئے۔ خدشہ یہی ہے کہ وہ سب ڈوب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ حادثہ ڈھاکہ سے ڈیڑھ سو میل دور شمال میں ہوا۔ مسلح ڈاکوؤں کے گروہ نے پہلے تو موٹر لانچ کے مسافروں سے قیمتی سامان لوٹ لیا اور پھر خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ کی جس کے چند لمحے بعد موٹر لانچ ڈوب گئی اور تمام مسافر پانی میں گر گئے۔ صرف ۱۲ افراد نے تیر کر جان بچائی۔

(مشرق ۱۸ اکتوبر ۷۴ء صـ۵)

• مختلف حادثوں میں تین افراد ہلاک

لاہور ۱۶ اکتوبر۔ شہر اور نواحی علاقوں میں آج مختلف حادثات میں تین افراد ہلاک ہو گئے۔ پہلا حادثہ کرشن نگر میں ہوا جہاں ایک شخص محمد عمر ریڑھے کی زد میں آ کر ہلاک ہو گیا۔ دوسرا حادثہ مصری شاہ میں ہوا جہاں ایک شخص محمد صدیق چلتی بس میں سوار ہونے کی کوشش میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ بلال گنج میں ایک شخص سلیم شاہ بجلی کا جھٹکا لگنے سے ہلاک ہو گیا۔ (روزنامہ "مساوات" لاہور ۱۷ اکتوبر ۷۴ء صـ۸)

• بیوی کو آگ لگا کر ہلاک کر دیا

بہاولنگر ۱۶ اکتوبر۔ یہاں سے دس میل دور ایک ساٹھ سالہ شخص احمد نے اپنی جوان سال بیوی بشیراں کو بدچلنی کے شبہ میں آگ لگا کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم کو شبہ تھا کہ اسکی بیوی نے اس کے چھوٹے بھائی شیر اسے ناجائز تعلقات استوار کر لئے ہیں۔ ایک رات جب بشیراں گہری نیند میں تھی ملزم نے اس پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی جس کے نتیجہ میں وہ ہلاک ہو گئی۔

(مساوات ۱۷ اکتوبر ۷۴ء صـ۶)

• بیس سیر چرس برآمد

لائلپور ۱۷ اکتوبر۔ پولیس تھانہ فیکٹری ایریا لائلپور نے سول لائنز کے علاقہ سے بیس سیر چرس اور بیس سیر افیون برآمد کر لی ہے جس کی مالیت ایک لاکھ روپے بتائی جاتی ہے۔ پولیس نے تین ملزمان قمر الزمان، چاند خاں اور شادی خاں کو گرفتار کرکے ان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ملزم چاند خاں نے پنجاب کے مختلف شہروں میں ؎

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب (بقیہ صفحہ اوّل)

خوشیوں کے سامان پیدا ہوں۔ ہماری خوشیاں اس عید میں ہیں کہ ہمارا ملک خوشحال ہو۔ جس طرح ہم نے اپنے ربِ کریم کے پیار کو حاصل کیا ہے، جس طرح ہماری روحیں اپنے ربِ کریم کے حضور جھکتی ہیں اور اس کی رضاء اور پیار میں مسرور رہتی ہیں اسی طرح ہمارے ملک میں بسنے والے تمام لوگوں کے لئے بھی روحانی خوشیوں کے سامان ہوں۔ پھر مہدیٔ معہود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ نوعِ انسان خواہ وہ کسی برِّ اعظم، کسی خطے اور کسی جزیرے کے رہنے والے ہوں الغرض جہاں کہیں بھی ہوں اللہ تعالیٰ ان کے لئے روحانی خوشیوں اور مسرتوں کے سامان کرے۔ دُنیوی اقتدار سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں، ہمارے لئے آخری حقیقی اور اعلیٰ ترین کامیابی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے، ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور غلبۂ اسلام کے حق میں ان کے عظیم نتائج نکالے۔ آسمانوں پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ اسلام دُنیا میں غالب آئے گا۔ اس ضمن میں اُس نے ہم سے عظیم الشان وعدے کئے ہیں اور بشارتیں دی ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا ہے، ہم نے اس کے فضلوں کو بارش کے قطروں کی طرح آسمان سے برستے دیکھا ہے، ہم نے اُس کی رحمت کے جلووں کو ہر طرف مشاہدہ کیا ہے۔ اس لئے ہم دُنیا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ہماری نظر ہر دم اور ہر آن اپنے ربِ کریم اور اس کے فضلوں کی طرف رہتی ہے، اسی میں ہم خوش ہیں اور اسی کی حمد کے ترانے ہر وقت ہماری زبانوں پر جاری رہتے ہیں۔

حضور نے مزید فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ایک حقیقی عید دُنیا کے لئے مقدر کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوعِ انسان خدا تعالیٰ کے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے اور وہ دن تمام بنی نوعِ انسان کے لئے حقیقی اور کامل عید کا دن ہوگا اور ان کے لئے دائمی خوشیوں کے سامان کئے جائیں گے۔ اس دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم کوششیں کریں، بڑھ چڑھ کر قربانیاں دیں، دعائیں کریں اور بنی نوعِ انسان سے محبت کرنا سیکھیں تا خدا تعالیٰ یہ حقیقی اور کامل عید ہماری زندگیوں میں ہمیں دکھا دے۔

آخر میں حضور نے فرمایا آج دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں ایک عید الفطر اور ایک جمعہ کی عید جو ہر ہفتہ آتی ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دو روحانی خوشیاں بھی جمع کر دے۔ ایک روحانی خوشی ہمارے لئے جو ہمیں بفضل اللہ تعالیٰ مل رہی ہے اور ایک روحانی خوشی نوعِ انسان کے لئے جو انہیں اُس وقت ملے گی جب تمام بنی نوعِ انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی خوشحالی نصیب کرے اور ہمارے بھائیوں کو بھی نصیب کرے (آمین)

خطبۂ ثانیہ کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور احباب کو ایک دفعہ پھر عید کی مبارکباد دینے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

کی پیروی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع آج بھی وحشیوں کو انسان، انسانوں کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنا سکتی ہے بلکہ بناتی ہے۔ اور حق یہ ہے کہ یہ تاثیرات انسان کی اُنگلی پکڑ کر اسے خدا کے حضور میں پہنچانے کا موجب بنتی ہیں۔ ہم احمدیوں کو یہ کوشش کرنی چاہئیے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآنی شریعت پر عمل پیرا ہونے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع کرنے کے نتیجہ میں اس قابل بنائے کہ ہم حقیقی معلم بن کر اپنے عملی نمونہ سے نوعِ انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اور خدا تعالیٰ کے حضور میں پہنچانے والے ہوں۔

؎ افیون کے ٹھیکے لے رکھے ہیں اور ٹھیکوں کی آڑ میں ناجائز افیون کی فروخت اور چرس کا کاروبار وسیع پیمانہ پر جاری کر رکھا ہے۔ (نوائے وقت ۱۷ اکتوبر ۷۴ء صـ۶)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵